© rasailojaraid.com

مگر اتنا ہی بڑا بلکہ اس سے بڑھکر یہ افسوس بھی ہے کہ عزیز بناریسی نے اس معافی قصور و بحالی تلمذ پر ہمارا شکریہ
ادا نہ کیا جو انکے ذمہ پر واجب اور ایک دین لازم تھا خصوصًا ایسی حالت میں کہ وہ اپنی غلط فہمی اور بدگمانی سے
پہلے شیخنا و شیخ الکل کی ناراضی کا موجب ہم ہی کو اقرار دیکے اور اپنے پرچہ نصرت نمبر ۵ و ۶ جلد (۴) کے ضمن میں بیان
کر چکے تھے کہ جناب شیخنا و شیخ الکل کا اس فوٹو کو جعلی قرار دینا اور اسکی اشاعت پر ان (بناریسی) سے ناخوش ہونا
ہماری ہی (خاکسار کی) ترغیب سے ہوا ہے۔ اور اسکے بعد وہ یہ بھی جان چکے تھے کہ اس معافی قصور کا موجب
بھی خاکسار ہی یعنی یہی شخص ہے جس نے جناب شیخنا و شیخ الکل کے فیصلہ و حکم اخیر کو جو جلسہ ۲۱ ذی قعدہ ۱۳۱۳ھ میں ہمارے
(بناریسی کی) خواہش پر صادر ہوا تھا چھپنے نہ دیا۔ اور ہمارے جریدہ کے حوالہ نکیا۔ یہی شخص ہے جس نے جناب ممدوح کے اس خط
کو جس میں انہوں نے ہم (بناریسی) کو زمرۂ تلامذہ سے خارج کرکے واپسی سند کا حکم دیا تھا اشاعت سے روکا یہی شخص
ہے جس نے اپنے خط کے ذریعہ ہم (بناریسی) کو اشاعت تحریرات مذکورہ کی موقوفی کا وعدہ اور طمع دیکر معافی مانگنے کا
مشورہ دیا تھا بلکہ مضمون درخواست معافی (جس کو ہم نے شیخ الکل کی خدمت میں پیش کیا ہے) تحریر کرکے ہمارے پاس بھیجدیا
تھا اسی مضمون کو ہم (بناریسی) نے حافظ مولوی عبد اللہ صاحب کی فہمایش سے اپنے خط میں نقل کرکے شیخ
الکل کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے ہمارا قصور معاف فرمایا اور فرط مروت اور رأفت سے اس معافی نامہ کو جس کا مسودہ
حافظ مولوی عبد اللہ صاحب نے اپنی قلم سے لکھکر حضرت ممدوح کی خدمت میں بھیجا تھا اپنی قلم سے نقل فرما کر
ہمارے پاس بھیجدیا۔ پھر کیا بحکم شریعت و عقل ان پر واجب نہ تھا کہ وہ اس قصور کے معاف ہونے اور معافی قصور
و بحالی تلمذ کی سند حاصل کرنے کے بعد ہمارا شکریہ ادا کرتے اور اس سوء ظنی اور غلط فہمی کی جو پرچہ مذکورہ میں ظاہر کر چکے تھے
تلافی عمل میں لاتے۔ بیشک واجب تھا جس سے انہوں نے ابتک تغافل کیا ہے۔ گزشتہ را صلوٰۃ۔ اب بھی وہ ہمارا حق (شکریہ)
ادا کریں اور تلافی مافات عمل میں لاویں۔ اور اگر ہماری اس واجبی شکایت کے مقابلہ میں انہوں نے عذر بدتر از گناہ کیا
اور ان نیکیوں کے بجائے شکریہ کفران نعمت کا ارتکاب ہوا تو ہم اپنا حق خود وصول کرینگے اور ان سب کاغذات کو جو ہمارے پاس موجود
و محفوظ ہیں (۱) حضرت شیخنا و شیخ الکل کی دستخطی متعدد خطوط جنمیں انہوں نے جعلی خط کو فوٹو کی اشاعت پر بناریسی
کی نسبت سخت ناراضی ظاہر فرمائی (۲) جلسہ عالمہ ذی قعدہ ۱۳۱۳ھ کی روئداد جس میں آپ نے بناریسی کی نسبت آخری
حکم صادر فرمایا تھا۔ (۳) حضرت شیخنا کا خط بنام بناریسی جسمیں آپ نے انکو واپسی سند حدیث کا حکم دیا اور زمرۂ تلامذہ سے
خارج کیا تھا۔ (۴) ہمارا وہ خط جس میں ہم نے عزیز بناریسی کو اس جلسہ کی کارروائی سے اطلاع دیکر معافی مانگنے کا مشورہ دیا تھا
اور اس سے ہماری نیک نیتی اور اصلاح طلبی کا کامل ثبوت ملتا ہے۔ (۵) حافظ مولوی عبد اللہ صاحب غازیپوری کا وہ خط جس
میں انہوں نے شیخ الکل کی خدمت میں مضمون معافی نامہ لکھکر ارسال کیا تھا۔ (۶) حضرت شیخنا کا خط بنام مولوی محمد بشیر صاحب
جسمیں انہوں نے عزیز بناریسی پر اپنا کمال عتاب ظاہر کیا تھا (۸) مولوی محمد بشیر صاحب کا خط بنام حضرت شیخ الکل جس سے
اس جعل کے جعلسازوں کا پتہ لگتا ہے اور اس فساد کے بانیوں کا جو مدت سے اسمٰعیل ذبیح کے نام سے گمنام تحریریں چھاپ کر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شائع کرتے ہیں چال کھلتا ہی رفیع وغیرہ) چھاپ کر مشتہر کئے ہیں اور حسب منشاء بھی ثابت کر دیئے ہیں اس سادگی
سے شرح صدر تک اسکی حامی وہی لوگ ہیں جنکو آپ اسی پرچہ نمبر ۵ و ۶ میں بے گناہ بنا چکے ہیں یعنی حاجی و مولوی حقائق آگاہ ولی
کے خطابات سے یاد کرتے ہیں۔ بالفعل ہمکو ان خطوط کے چھاپنے اور ان حضرت کی حرکات ظاہر کرنے سے یہ بیت مانع ہے۔

تو برائے وصل کردن آمدی ٭ نے برائے فصل کردن آمدی

ہاں ہم یہ چاہتے ہیں کہ دبی ہوئی آگ کا ہے ہاتھ سے سلگنے صرف یہ چاہتے
ہیں کہ اس فساد کی وہ چنگاری (جس کو اس فساد کا جنجال بنا ہوا ہمارے اوپر گرا گیا ہے) بجھائی جائے یعنی اس فساد کی شرکت یا اعانت سے
انکو بری کر کے اسکی رفع و صلاح کو ہماری سعی کا نتیجہ تسلیم کیا جائے۔ ہمارے اس دعوی استحقاق شکریہ میں عزیز مذکور گواہ
سمجھے نہ جائیں یا وہ تیار نہ ہوں تو اس امر کے تصفیہ کے لئے آپ کرمی حافظ مولوی عبد اللہ صاحب کو منصف مقرر کریں اسکی منصفی پر ہم بھی خوش ہیں
حافظ صاحب ہمکو مستحق شکریہ کہینگے تو ہم اس دعوے سے دست بردار ہو جائینگے اور اگر وہ ہمکو مستحق ٹھہرائیں عزیز مذکور ہمارا حق ادا کرے ورنہ ہم اپنا حق
وصول کرنے کے لئے بحکم الضرورات تبیح المحظورات وہی چال اختیار کرینگے جو ہم عرض کر چکے ہیں گو دل سے وہ ہمکو پسند نہیں۔

ہمارے شاگرد یا شاگردان شاگرد

کس نیاموخت علم تیر از من ٭ کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد۔ اس زمانہ آزادی و خود اجتہادی میں کوئی کسی کی شاگردی کا دعوی کرے تو اسکا نتیجہ
وہی ہے جو شعر مذکورہ میں بیان ہوا ہے اور اسکی تازہ نظیر موجود ہے جو حضرت شیخ الکل کو اپنے بنا سے شاگرد سے پہنچا ہے جسنے
اپنے پرائیویٹ خطوط اور پبلک تحریروں میں ایسے تحقیر و الفاظ کہے ہیں جنکی نقل (گو نقل کفر کفر نباشد) موجب شرم ہے۔ بنا برا علیہ ہمکو اس بات کی
مطلق پروا نہیں ہے کہ ہمارا کوئی شاگرد شاگردی سے انکار کرے تو ہم اس کو مجبور کر رہے ہوں اور اس شاگردی کی اثبات سے کوئی نفع حاصل
کریں۔ مگر جس صورت میں اس سے پرا ہونا مشکل ہے کہ پہلے وہ خود ہی اس امر کا اقبال کر چکا اور پھر بحکم ضرورت اسکا اصل اقبال کا اظہار کیا جائے
تو وہ شخص ہمکو جھوٹا بناتا ہے اور اخباروں میں اسکا اشتہار کر کے اس صورت میں برائی کرتا اپنے آپکو جھوٹا بنانا ہے۔ اس مشکل اور مجبوری کی وجہ سے
ہم آج ناظرین سے اس بات کی اجازت چاہتے ہیں کہ ایک شخص نے (جسکا نام ابھی ہم ظاہر کرنا اپنے قدیم پالیسی تہذیب و صلح پسندی کے برخلاف
جانتے ہیں ہاں ہو سکے تب ہی ظاہر کرینگے جب اس اظہار پر وہ صاحب مجبور کرینگے) ایک کارڈ میں ہمارے سامنے اس کا اظہار کیا کہ میں آپکا شاگرد ہوں
جسنے اس خط کی کچھ پروا نہ کی اور اس کارڈ کو ذخیرہ دفتر میں جگہ دی اسکے بعد اس شخص نے ہمارے ایک مضمون اشاعت السنۃ پر نکتہ چینی کی اور بے
بے ادبی و گستاخی اپنی قدیم استادی پر تہذیبی صد کمال تک پہنچا دی۔ اسپر وہ کارڈ دریافت سے نکالکر ہمنے دو شخص اصحاب معتبر کے پاس پرائیویٹ
طور پر اس غرض سے بھیجا کہ وہ انکو پرائیویٹ طور پر سمجھا دیں اور نصیحت کریں کہ جس شخص کو استاد کہیں اسکا تخاطب ایسی بے ادبی سے
مناسب نہیں تھا انکے جواب میں آپنے اوس کارڈ کی تحریر و ارسال سے انکار کیا۔ اور صرف اسیقدر (پرائیویٹ انکار) پر اکتفا نہ کیا بلکہ ایک اخبار
میں چھپوا دیا کہ وہ کارڈ میں نے نہیں لکھا کسی کا جعل ہے اور میں مولوی صاحب لاہوری کا شاگرد نہیں ہوں اگر ہوں تو مولوی صاحب لاہوری شہادت
تو سے ثابت کریں کہ میں کس وقت اور کس مقام میں آپ سے پڑھتا تھا اس انکار کو وہ پرائیویٹ رکھتا اور ایک اخبار میں جو پبلک میں مشتہر
ہوتا ہے شائع نکرتا تو اس انکار کی کچھ پروا نہ کیجاتی ولیکن چونکہ وہ پبلک میں اوسکا اشتہار کر چکا ہے۔ اور اس سے ہماری نسبت خلاف
سچائی کی بدگمانی ناظرین اخبار کے دلوں میں پیدا ہونے کا اندیشہ ہے لہذا ہم بحکم اتقوا مواضع التہم اوسکے مقابلہ میں شہادت تو شاگردی
کی ثابت کرنے کو مستعد ہیں۔ مگر اس سے پہلے اوس شخص سے تین سوالوں کے جوابات طلب کرتے ہیں جنکا بطور اصول موضوعہ ہماری شہادت
میں کام ہے۔ اول آپنے مولوی نور محمد مرحوم ملتانی سے کچھ استفادہ کیا ہے یا نہیں و بنا برا علیہ آپ انکے شاگرد ہیں یا نہیں
دوم شاگرد کا شاگرد شاگرد کہلاتا ہے یا نہیں۔ سوم ابتدا زمانہ طالب علمی سے اس وقت تک آپ اشاعت السنۃ کی خوشہ

© rasailojaraid.com